

REGISTERED. NUMBER L. 89.



کرسمس نمبر

نمبر (۵۱) | مطبوعہ ۲۱ - دسمبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ کو | جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبار

گورنمنٹ انڈیا نے منظور کیا ہی کہ ہندوستان میں [illegible] بڑی ملازمت کے والنٹیروں کو تمغہ دیا جاتا ہی آیندہ [illegible] وہ اُس قاعدہ سے دیا جائیگا جس سے انگلستان میں [illegible] یعنے اثنائے ملازمت میں اگر کوئی وقفہ ہو جائے تو وہ [illegible] کا مزاحم نہ سمجھا جائے ۔ بنک بنگال نے اپنا سود بڑھا کر پانچ فیصدی قرار دیا ہی ۔ قحط زدگان ہند کی تعداد میں جو خیراتی کاموں پر لگے ہوئے تھے برابر کمی ہوتی جاتی ہی ۔ کونٹس ہوب ٹون کو اب کسی قدر صحت ہی ۔ اب جا بجا مقامات کلب میں ہوا کھانے بھی جاتے ہیں ۔ واٹا کمنڈ گورنمنٹ ہوس کی تعمیر میں ۵ ہزار روپیہ صرف کیا جائیگا ۔ آنریبل [illegible] سدرلینڈ شیرف کلکتہ مقرر ہوئے ۔

مسٹر ال اسپکٹر جنرل جنگلات کلکتہ میں ماہ حال کے آخر میں آئیں گے اور کرگ کے جنگل کے معاینہ کے لئے جنوری سال آیندہ میں جائیں گے ۔ کمشنر پولیس کلکتہ نے رعایان اہل اسلام کا ایک جلسہ کیا تھا اور یہہ بات سمجھائی کہ حج کی ممانعت اس وجہ سے کی گئی ہی کہ وبائے طاعون مختلف اضلاع ہند میں پھیلی ہوئی ہی ۔ اس تقریر کو لوگوں نے بہت غور سے سُنا اور قرار دیا گیا کہ تمام مسلمان گورنمنٹ کے اس حکم کی تعمیل کرنے میں مدد کریں اور مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کی جاوے ۔ والیسرائے نے کیسی عاقلانہ کارروائی کی ہی ۔ آج کلکتہ میں والیسرائگل لیجس لیٹو کونسل کا پہلا جلسہ منعقد ہوا ۔ وہ عدالت جو ہگلی میں ۱۰ اکتوبر کو جہاز زبیدہ کے غرق ہو جانے کی تحقیقات کے لئے جمع ہوئی تھی اس نے افسران جہاز اور ناخدا کو بالکل جرم سے بری کیا ۔ وہ مسودات قانون پیش ہونے والے ہیں جن سے وہ قانون رسیم کیا جائیگا جس کی رو سے ہندوستانی فوجی پاگل خانوں میں داخل ہوتے ہیں ۔ ڈسٹرکٹ بکس اکونٹنٹ جنرل مدراس جو حال میں رخصت فرلو سے واپس آئے تھے ہیضہ سے انتقال کر گئے ۔ موضع گمہر ضلع گورداسپور میں وبائے طاعون نمودار ہوئی ۔ کنور گجندر سنگھ مہاراجہ فریدکوٹ کے بھائی انتقال کر گئے ۔ یہہ اثر بخار اور مرض قلب میں مبتلا تھے ۔

سزایافتگان بلوہ کانپور نے ترحم کے لئے حضور والیسرائے کی خدمت میں جو اپیل روانہ کی تھی وہ نامنظور کی گئی ۔ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب لائل پور سے ضلع جھنگ میں بتقریب دورہ تشریف لے گئے ۔ حضور ممدوح کے داخلہ کے وقت مقام جھنگ اچھی طرح آراستہ کیا گیا تھا ۔ کمانڈر انچیف ۹ دسمبر کو آگرہ میں داخل ہوئے اور تمام موجودہ فوج کا معاینہ فرمایا ۔ مہاراجہ صاحب جودھپور کی طبیعت علیل ہی ۔ نصیرآباد میں مہاراجہ صاحب پر جراحی عمل کیا گیا ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای- ایم- وہری صاحب ڈی ڈی- ایڈیٹر
پادری- این- پریداس حصاحب پنڈت رام اشیہ صاحب منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری- ایچ- گولکناتھ صاحب- پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی- اے- پادری پی- سی- اوپل صاحب
پادری جی- ایل ٹھاکرداس صاحب- پادری جیل سنگھ صاحب
پادری بی- بی- اے- ایضاً- پادری کیدارناتھ صاحب متت کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال- بوئر بڑے ہی سخت جان ہیں اب تک شرارت سے باز نہیں آتے- بوئروں نے اطراف لیجن برگ- ہتھلم- رائی بڈ میں حملہ کیا مگر سخت شکست کھائی لارڈ کچنر لکھتے ہیں کہ مقام نوئٹ گڈاچ کے قریب جنرل کلیمنٹس اور بوئروں کے مابین سخت جنگ ہوئی طرفین کے بہت سپاہی قتل ہوئے- پہلے تو معلوم ہوا کہ بوئر شکست کھا گئے لیکن بعد ازاں بڑی سختی سے پیش آئے نارتھمبرلینڈ کی چار کمپنیاں قید کر لیں- لاچار ہو کر جنرل کلیمنٹس کمپوٹ کو واپس آگئے- پریٹوریہ سے امداد روانہ کی ہے جنرل براڈ ووڈ بھی ساتھ ہیں- افسوس جنرل لیگ قتل ہو گئے- اور تین کپتان بھی قتل ہوئے لیجن برگ کی لڑائی میں جنرل سمر بھی قتل ہو گئے- انگلستان سے اور فوج بھی جانے والی ہے- مگر جس کام کے لئے یورپ گیا ہے وہ ہرگز پورا نہ ہوگا شیر انگلستان کا رعب تمام سلطنتیں مانتی ہیں ؛

لودھیانہ- اس ہفتہ میں کسی قدر ترشح ہو جانے سے سردی چمک گئی- مردم شماری میں قانونی پیشہ لوگ بہت داخل کئے گئے- یہہ کام بڑے زور و شور سے چل رہا ہے- پرسبٹیری اور سینڈ کے جلسے نہایت پُر رونق ہیں اس موقعہ پر مختلف مقامات سے یوروپین اور ہندوستانی پادری صاحبان تشریف لے آئے ہیں- نہایت پُر تاثیر لکچر ہوئے- روح القدس کی حضوری محسوس ہوتی ہے ؛

پرسبٹیری کے جلسہ میں پادری- کے- بی- سرکار ماڈریٹر اور پادری غلام مسیح پرسبٹیری کے محرر مقرر ہوئے علاوہ اور باتوں کے اب تک ضروری کارروائی یہہ ہوئی ہے کہ سبائوکی کلیسیا کی بلاہٹ کے مطابق ڈاکٹر پورن لال صاحب کو اس کلیسیا کی پاسبانی کے لئے آرڈینیشن دیا گیا- اور پال کیول سنگھ اور کرم علی کو انجیل کی بشارت کے لئے لائسنس دیا گیا- ابھی پرسبٹیری کا جلسہ ختم نہیں ہوا ہے- ۱۹ دسمبر سے سینڈ کا جلسہ شروع ہو گیا- باقی حال آیندہ لکھیں گے ؛

جنگ چین- چینی جنگ میں ہرچند اب چنداں گرمجوشی باقی نہیں رہی- تاہم ابھی تک ملک کی حالت قابل اطمینان نہیں ہے- چین کے مضافات میں جابجا باغی موجود ہیں- اور اندیشہ ہے کہ یہہ لوگ پھر کہیں سرکشی یا بلوہ نہ کردیں- مغربی چین میں اس کا زیادہ خوف ہے- تاہم دول نظام نے پیکنگ وغیرہ میں جو جنگی کارروائی کی ہے اس سے بغاوت چین کا بہت کچھ انسداد ہو گیا ہے اور اب مصالحت کے بارہ میں نامہ و پیام ہونے والا ہے- شہنشاہ کچھ ایسے خوف زدہ ہو رہے ہیں کہ ابھی تک پیکنگ کا رُخ نہیں کرتے حالانکہ دول نے ان کو سب طرح اطمینان دلایا ہے- شرایط صلح میں ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس کو دربار چین باسانی منظور نہ کرے- رہا آیندہ انتظام ملک اس میں جب تک غیر ملک والے شریک نہ کئے جائیں گے اُسکا قایم رہنا دشوار ہے ؛

---

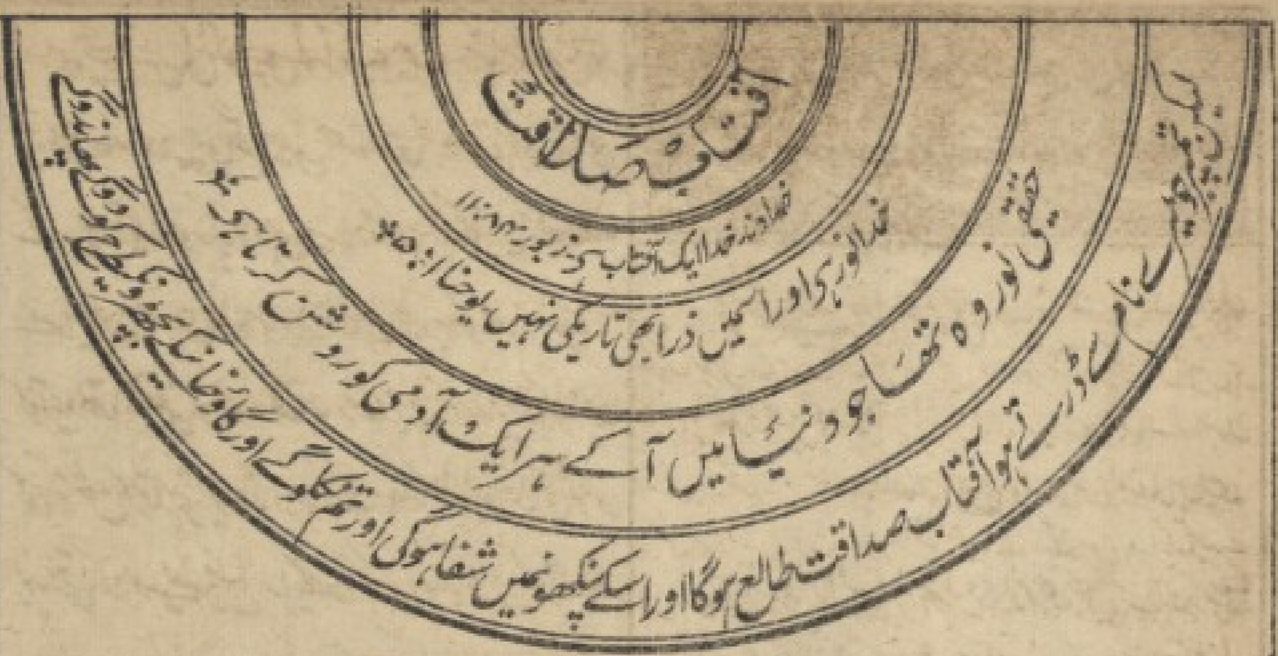
۷ دسمبر کو سی- بی- بی- بورڈنگ سکول لدھیانہ اور پھلور فورٹ ٹیم کے مابین ایک کرکٹ میچ ہوا جس میں پھلور فورٹ ٹیم نے ۷ وکٹ اور بارہ رنز سے شکست کھائی ؛

تار برقیات

پارلیمنٹ ۱۱ فروری کو جمع ہوگی- مسٹر براڈرک نے بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں کہا کہ گورنمنٹ کی خواہش نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ میں جو کیس ملی ہیں ان کو ظاہر کرے یا چھپائے- انہوں نے بیان کیا کہ اس مصیبت کے متعلق جو یومنری فوج لینڈلی میں پہنچی تھی دو افسر ملازمت سے برخاست کردئے گئے ہیں اور ایک تیسرے کی نسبت کارروائی ہو رہی ہے- انہوں نے کہا کہ کرنل اسپرنگ بری کر گئے ہیں- لارڈ کچنر کے ایک مرحلہ مقام پریٹوریا میں بیان ہے کہ جنرل کلیمنٹس پر آج علی الصباح بوئر فوجوں نے جو ڈیلاری اور ٹانگر کے تحت تھیں اور جن کی تعداد دو ہزار پانسو تھی مقام نوئٹ گڈاچ میں حملہ کیا- پہلا حملہ رد کیا گیا- لیکن بوئروں نے میگلیزبرگ کی چوٹی پر چڑھنا چاہا جس پر نارتھمبرلینڈ کی چار کمپنیاں تھیں- اس طرح بوئروں نے جنرل کلیمنٹس کے کمپ پر قابو کرلیا جو یک بروٹ کو واپس گئے اور اس وادی کی وسط میں ایک مورچہ پر قبضہ کیا- یہہ جنگ نہایت سخت تھی کرنل لیگ جیوس ہوزار اور کپتان سیکین ڈبلن فیوزلیر کپتان مرداک کروغین اور کپتان انگس وسٹ مارے گئے ؛

پریٹوریا سے کمک روانہ ہوئی ہے جنرل براڈ ووڈ میگلیزبرگ کے شمالی جانب ہیں جو جنرل کلیمنٹس کے مغرب میں سات میل ہے بوئروں کے ناکام حملے لیجن برگ- ہتھلم اور رائی بڈ پر ہوئے ہیں- جنرل نیمر لیجن برگ میں مارے گئے- لفٹنٹ کرنل گونی رائل انکاشر جنٹ و رائی بڈ کے حملہ میں مارے گئے- بوئروں نے ایک [illegible] سے دس میل پٹری سے اتار دی تھی- ہماری فوج نے بوئروں کو لین کی مدت تک قریب نہیں آنے دیا- بوئر جنرل [illegible] پندرہ سو بوئروں کے سٹانڈرٹن سے بیس میل پر ہیں اور [illegible] گروں کا ایک جلسہ طلب کیا ہے- جنرل کلیمنٹس کی لڑائی نوئٹ گڈاچ میں [illegible] کے متصل ہی ہوئی تھی- یہہ جنگ ابھی تک ہو [illegible] آدمی مقتول ہوئے ۱۵ دسمبر کی خبر ہے- جنرل [illegible] سے روانہ ہوئے ہیں- مقتولین و مجروحین [illegible] کا غایب ہونا اس بات کا اندیشہ پیدا کرتا ہے [illegible] لوگ قید کر لئے گئے ہیں- لورنکو مارکوز سے ایک تار آیا ہے جس میں بیان ہے کہ کیپ کالونی میں حالت معاملات سخت ہے- پندرہ سو بوئر اس پر حملہ کرنے والے ہیں- تمام فوجوں کو کل جا بجے حکم ہوا ہے کہ مورچوں کو جائیں- کہ کسی ساعت میں لڑائی ہونے والی ہے- ہوس آف کامنس میں نوٹس دوبارہ پڑھا گیا- جنوبی افریقہ کے لئے اور فوج تیار ہوئی انگلستان سے ... سپاہی ۷ جنوری کو روانہ ہو گئے- ... جوان اسی ٹینگل کور کے بھی جائیں گے- اور ... سپاہی ماٹا سے بھیجے جاویں گے ؛

سر آرتھر ہیولاک صاحب گورنری مدراس سے گورنری وکٹوریا پر تبدیل ہونے والے ہیں- گورنمنٹ نے منظوری دیدی کہ بردوان سے ہوڑہ تک ایک شاخ ریلوے بنائی جاوے ؛



اے ناظرین نور افشاں! آپ کو بڑا دن مبارک ہو۔ آج دن کیا سہانا ہے آج کے دن کل دنیا میں شادمانی اور نور افشانی ظاہر ہے۔ دیکھو ہر ملک و ہر شہر کے کوچہ و بازار میں بڑے دن کا چرچا ہے بڑا دن طفل جوان و پیر مغاں کی زبان کا ورد ہے نجات یافتہ لوگوں کے واسطے مبارک دن ہے گنہگار لوگوں کیواسطے نجات کا دن ہے بے دینوں اور منکروں اور مخالفوں کے لئے اگر وہ توبہ نہ کریں تو ہلاکت کا دن ہے۔ آج آسمانی فرشتوں نے اپنے سازوں کو سجایا ہے اور برّہ کی حمد میں یہہ گیت گایا ہے۔ خدا کو آسمان پر تعریف زمین پر سلامتی آدمیوں سے رضامندی ہووے۔ لوقا ۲: ۱۴۔

اس دن کی جتنی تعریف کی جاوے بجا ہے۔ کیونکہ یہہ دن برکتوں اور نعمتوں سے معمور ہے۔ یہہ بڑا دن بدر کے دن کی مانند نہیں کہ خلقِ خدا کی جانیں ماری جاویں۔ یہہ دن مہابھارت کے دن کی مانند نہیں کہ لاکھوں کا خون بہایا جاوے۔ یہہ دن غمی کا نہیں اور نہ غیر اقوام میں کوئی ایسا دن ہے کہ جو اس دن کا مقابلہ کر سکے۔

اس دن میں بنی آدم کے جانی دشمن کا سر کچلا گیا اور اس نے شکست کھائی۔ اس دن میں بنی آدم کی رہائی ہوئی۔ اور خدا سے اس کا ملاپ ہوا۔ اور اس دن خدا کی تعریف ہوئی۔ اور زمین پر سلامتی آئی۔ اور ملاپ کی خوش خبری دی گئی۔

بعض لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ آج سے دن بڑا ہونے لگتا ہے۔ اور بہت لوگ یہہ کہتے ہیں کہ انگریزوں کا بڑا دن ہے۔ غرض جو کسی کی سمجھ میں آتا ہے کہتا ہے۔ وجہ یہہ ہے کہ ان کو اس بڑے دن کے واقعات کے حالات معلوم نہیں۔ اگرچہ وہ بڑے دن کے نام سے واقف ہیں مگر اس کی حقیقت سے مطلق آگاہ نہیں ہیں۔

کس واسطے اس کو بڑا دن کہا جاتا ہے

اس واسطے کہ جو لوگ موت کے سایہ کی وادی میں رہتے تھے ان پر نور چمکے گا

وہ لوگ جو تاریکی میں چلتے تھے بڑی روشنی دیکھتے اور ان پر جو موت کے سائے کے ملک میں رہتے تھے نور چمکتا ہے۔ یسعیاہ ۹: ۲۔ یہہ مذکورہ آیت مسیح کے حق میں ہے۔ اور یہہ نبی کی پیشین گوئی ہے جو مسیح کی پیدایش کے قبل از ۷۰۰ برس کی گئی تھی۔ اس کے مقابلہ کے واسطے دیکھو۔ ان لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی۔ اور ان پر جو موت کے ملک اور سائے میں بیٹھے تھے نور چمکا۔ متی ۴: ۱۶۔

مسیحیوں کو ہدایت

کیونکہ تم آگے تاریک تھے۔ پر اب خدا میں ہوکے نور ہو۔ سو نور کے فرزندوں کی طرح چلو۔ افسیوں ۵: ۸۔

غیر اقوام کو بلاہٹ اس لئے وہ کہتا ہے۔ ارے آ۔ تو جو سوتا ہے جاگ۔ اور مُردوں میں سے اٹھ کہ مسیح تجھے روشن کریگا۔ افسیوں ۵: ۱۴۔

اسواسطے خوشی کا دن ہے کہ مسیح قوموں کا نور ہے۔ میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا میں تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا۔ اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دونگا۔ کہ تو اندھوں کی آنکھیں کھولے۔ اور بندوں کو قید سے نکالے اور ان کو جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں قید خانہ سے چھُڑاوے۔

یہواہ میں ہوں یہہ میرا نام ہے۔ اور میں اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لئے ہوتی کھودی ہوئی مورتوں کے لئے نہ ہونے دونگا۔ یسعیاہ ۴۲: ۶۔ ۸ ان آیتوں میں مسیح کی صفت کی گئی ہے اور ان کا مدعا صحیح ہے کیونکہ اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جو یہہ مذکورہ کام کرے جو اس فہرست میں مندرج ہیں۔ مگر مسیح نے اس پیشینگوئی کی تکمیل کی۔ دیکھو جس وقت یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا کہ دریافت کرے کہ آنے والا تو ہی ہے یا دوسرے کی راہ تکیں۔ اگرچہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کو بخوبی معلوم تھا کہ جو آنے والا تھا یہی ہے۔ مگر وہ اپنے شاگردوں کو یقین دلایا چاہتا تھا

کہ آنے والا آچکا۔ اب تم اس طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ مسیح نے یہہ جواب دیا۔ اور یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ جاکے جو تم نے دیکھا اور سُنا یوحنا سے بیان کرو۔ کہ اندھے دیکھتے ہیں۔ لنگڑے چلتے ہیں کوڑھی چنگے ہوتے ہیں۔ بہرے سُنتے ہیں۔ مُردے جلائے جاتے ہیں۔ غریبوں کو خوش خبری سُنائی جاتی ہے۔ مبارک وہ ہے جو مجھ سے ٹھوکر نہ کھائے۔ لوقا ۷: ۲۲۔۲۳ تک

مسیحیوں کو ہدائیت۔ اور میں جہان میں نور ہوکے آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہیگا۔ یوحنا ۱۲: ۴۶۔

غیراقوام کو خوشخبری۔ قوموں کو روشن کرنے کے لئے ایک نور۔ اور اپنے لوگ اسرائیل کے لئے جلال۔ لوقا ۲: ۳۲۔

اسواسطے بڑا دن ہے کہ مسیح دنیا کا نور ہے جب تک میں جہان میں ہوں جہان کا نور ہوں۔ یوحنا ۹: ۵۔ اس آیت سے عیاں ہوتا ہے کہ مسیح جہان کا نور ہے وہ ہر ایک تاریک آدمی کو روشن کرسکتا ہے اور اسکی زندگی ہی نور ہے۔ اور وہ نورانی اور نورافشانی ہے مسیح ہر ایک کو جو گناہ کے سبب تاریک ہوگیا ہے روشن کرنے کو دنیا میں آیا ہے۔

مسیحیوں کو ہدایت۔ تب یسوع نے پھر انہیں کہا کہ جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائیگا۔ یوحنا ۸: ۱۲۔

غیراقوام کو نصیحت۔ اور سزا کے حکم کا سبب یہہ ہے کہ نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا۔ کیونکہ اس کے کام بُرے تھے۔ جو کوئی بُرائی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے پاس نہیں آتا۔ تا ایسا نہ ہو کہ اس کے کام فاش ہوجائیں۔ یوحنا ۳: ۱۹۔۲۰۔

یحیٰی نبی کی گواہی نور کی بابت۔ ایک شخص خدا کی طرف سے بھیجا گیا جس کا نام یوحنا تھا۔ یہہ گواہی کے لئے آیا کہ نور پر گواہی دے تاکہ سب اس کے باعث سے ایمان لاویں۔ وہ نور نہ تھا پر نور پر گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ یوحنا ۱: ۷سے ۹ تک۔ یوحنا کی گواہی یہہ تھی کہ وہ یعنے مسیح ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے جو اس پر ایمان لاتا ہے۔

مسیحیوں کو ہدایت۔ پھر اگر ہم نور میں چلیں جس طرح وہ نور میں ہے تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں۔ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہم کو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ ا یوحنا ۱: ۷۔

غیراقوام کو خوشخبری۔ پھر ایک نیا حکم تمہیں لکھتا ہوں جو اس میں اور تم میں سچ ہے۔ کیونکہ تاریکی گذر گئی اور حقیقی نور اب چمکتا ہے۔ ا یوحنا ۲: ۸۔

یہہ اسواسطے بڑا دن ہے کہ مسیح کی پیدائش کی یادگاری ہے۔ مسیحی بزرگوں سے یہہ دن مقرر ہوا ہے اور ہر زمانہ کی کلیسیا اس دن کو مانتی آئی ہے کہ اس دن گنہگاروں کی معافی اور نجات کے لئے مسیح باکرہ مریم کے شکم سے روح القدس کی قدرت سے متولد ہوا۔ اے دنیا کے لوگو اس واسطے اس کا نام بڑا دن رکھا گیا ہے۔ آپ کو مناسب ہے کہ مسیح پر ایمان لاکے اس دن کی خوشی میں شراکت حاصل کرو۔ اور یہہ خوشی سب لوگوں کیواسطے۔ جیسے مرقوم ہے۔ اور دیکھو خداوند کا ایک فرشتہ ان پر ظاہر ہوا۔ اور خداوند کا نور ان کے چوگرد چمکا۔ اور وہ نہائیت ڈر گئے۔ تب فرشتے نے انہیں کہا مت ڈرو۔ کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔ لوقا ۲: ۹سے ۱۱ تک۔

خوشخبری۔ زندگی اس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ یوحنا ۱: ۴۔

نصیحت

پس خبردار ایسا نہ ہو کہ وہ نور جو تجھ میں ہے تاریک ہوجائے۔ لوقا ۱۱: ۳۵؀

داوتم

جے کے

دولتمند اور لعزر

کہتے ہیں ایک صاحب دولت امیر تھا
پہنے ہوئے لباس کتان و حریر تھا
بہرِ طعام میز پہ نان و پنیر تھا
کرتا تھا ہر نفس گذر اوقات عیش میں
ہوتے تھے رات دن بسر اوقات عیش میں
خود پروری کے وصف میں وہ بے نظیر تھا
لعزر عزیز مفلس و نادار و بے نوا تھا
زار و نحیف زخم کے ناسور سے بھرا
محتاج خشک پارۂ نانِ شعیر تھا
اشخاص رحمدل کو جو کچھ آگیا خیال
ڈیوڑھی پر اس امیر کے لاکر دیا تھا ڈال
یہہ بند و لبست بہرِ شکم ناگزیر تھا
لعزر کے دل کو تھی یہہ تمنا تمام تر
ٹکڑوں سے اس امیر کے لونگا میں پیٹ بھر
قانع اسی پر اب وہ قناعت پذیر تھا
حالت تھی اس غریب کی اب اسقدر تباہ

کُتّے ہمیشہ چاٹتے تھے اسکے زخم آہ
ہمدرد کوئی تھا نہ کوئی ہم صفیر تھا
وہ مرگیا تو لیکے فرشتوں نے ہاتھوں ہاتھ
گودی میں ابرہام کے رکھا خوشی کے ساتھ
گویا کہ بادشاہ کی بغل میں وزیر تھا
کچھ دن کے بعد صاحبِ دولت بھی مرگیا
جیسا چڑھا تھا عیش پہ غم میں اُتر گیا
آزاد ہوکے قید غضب میں اسیر تھا
تحت الثریٰ سے اُسنے جو اُوپر نگاہ کی
لعزر اور ابرہام کو دیکھا تو آہ کی
اب ہے وہ سرفراز جو پہلے حقیر تھا
کہنے لگا امیر کہ اے باپ ابرہام
لو میں تڑپ رہا ہوں میں ناشاد تشنہ کام
لعزر کو بھیج جو مرے در کا فقیر تھا
بولا تب ابرہام کہ سُن لے تو اے پسر
دنیا میں تونے بھوگ لیا عیش پیٹ بھر
جو مِل چکا قلیل نہ تھا وہ کثیر تھا
اب یہہ غریب شخص یہاں پا رہا ہے سُکھ
جس نے تمام عمر سہا درد اور دُکھ
لعزر جو اے پسر ترے در کا فقیر تھا
دیکھو وہ روح راحت و آرام پر چڑھا
اس کے سوا ہے بیچ میں ایسا بڑا گڑھا
جس کا نہ اب عدیل نہ آگے نظیر تھا
ممکن نہیں کہ آئے اُدھر سے کوئی اِدھر
یا اسطرف سے کوئی کرے اُس طرف گذر
آنا اگر خیال تو خطرہ خطیر تھا
مایوس ہوکے صاحبِ دولت نے تب کہا
اے باپ اس کو بھیج دے گھر پر مرے ذرا
بھائی مرے ہوں نیک اگر میں شریر تھا
بولا تب ابرہام کہ موسیٰ کی ہے کتاب
اور انبیا نے بھی ہے بتائی رہِ صواب
کافی ہے ان کو وہ جو تجھے اے امیر تھا
منکر ہو اس طریق سے کوئی بشر اگر
مُردہ کا بھی پڑیگا نہ اس پر کبھی اثر
منت جو روحِ حق سے نہ روشن ضمیر تھا

راقم
ک۔ن۔م

ظہورِ شفیع المذنبین

عیسیٰ شاہِ اولیا و انبیا ظاہر ہوا
اوّلین و آخرین کا پیشوا ظاہر ہوا
جسمِ انسانی کا جبہ پہنکر مالک مرا
مظہرِ ذاتِ خدا راہِ ہدا ظاہر ہوا
ذات میں ہمذاتِ حق ہے لا تفرق بینہم
عقدۂ لاحل کا اب مشکل کشا ظاہر ہوا
مژدہ ہو پژمردگانِ اہلِ دنیا کے لئے
صورتِ انسان میں ابنِ خدا ظاہر ہوا
کیا کسی نے تم سے بھی مردوں کو ہے زندہ کیا؟
صرف یہہ مولیٰ مرا معجز نما ظاہر ہوا
ہمکو کوئی تو بتادے گرچہ ہے علّامِ دہر
میرے مولیٰ کے برابر دوسرا ظاہر ہوا
اب تو کچھ طوفان کا کھٹکا نہیں ہے مومنو
پار کرنے کو یہہ کشتی ناخدا ظاہر ہوا
نیند سے جاگو کرو تعریف ابن اللہ کی
آج کا دن ہے کہ مسیحِ خدا ظاہر ہوا
بوسہ لیتا ہے قلم میرا مسیح کے نام کا
تو بھی ناداں چوم لے خیر الوریٰ ظاہر ہوا

خدائے لایزال اپنی برکت لازوال سے کل مسیحیوں کو جو اس سرائے بے قیام میں مقیم ہیں متمول اور مالامال فرماوے آمین ثم آمین۔

شکریۂ نورافشاں

بعد ما وجب کے مُظہر اس امر کا ہوں کہ ہم نورافشاں کی کوشش تبلیغ کے مدّاح ہیں کہ اس خادم الدین نے حتی المقدور مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک اپنے آقائے نامدار کے نام پاک کو صدق دلی سے تشہیر کیا اور اس کی خدمت کو سال گذشتہ میں وفاداری اور ایمانداری سے انجام دیا اور ہر ایک تشنہ لب صداقت کو آبِ حیات کلامِ الٰہی سے حیاتِ جاودانی کا وارث بنایا۔ اب ہماری التجا بارگاہ مجیب الدعوات میں یہہ ہے کہ وہ سال جدید میں بھی دُرِ معانی کلامِ ربانی سے ہر فردِ بشر کو جو تحت گنبد نیلگوں مسکن گزین ہے بفیضانِ روح پاک مالامال فرماوے۔ اور خداوند اس کے نامہ نگاروں کو یوماً فیوماً قوتِ روحانی اور جسمانی سے سرفراز اور ممتاز کرے تاکہ وہ مضامین جدید سے سال جدید کو مثل نور نصف النہار کے منوّر فرماویں۔ اللہ المستعان اور ان چند اشعار کو جو بیادگار شفیع المذنبین ربنا یسوع المسیح کے زیر قلم لاتا ہوں معہ عبارت مذکورۃ الصدر کے طبع فرماکر نذر ناظرین کریں فقط زیادہ حد ادب۔

راقم
امام مسیح بپٹسٹ مشنری کلکتہ

نورافشاں کی خدمت

نورافشاں نے مسیحی روشنی کے پھیلانے میں نہایت کوشش کی۔ عیسائیوں اور اہل ہنود اور اہل اسلام

میں مسیحی صداقت کو نہایت زور شور سے پھیلایا۔ اہل اسلام اور آریہ اور اہل ہنود کی طرف سے جو وقتاً فوقتاً مسیحی مذہب پر حملے ہوتے رہے اس کا ایسا دندان شکن جواب دیا کہ مخالفین لوہا مان گئے اور لوگوں کو راستی اور روشنی میں لانے کے لئے ایک شفیق استاد کا کام دیا پیغامات تار برقی اور تازہ خبریں انتخاب کر کے پیش کرتا رہا۔ واقعات جنگ کے نہایت عمدہ حالات لکھتا رہا۔ گورنمنٹ کی خیر خواہی میں کثیر التعداد مضامین لکھے مہذب اور شائستہ نظمیں برابر درج ہوتی رہیں اور آیندہ سال کے لئے امید ہے کہ نور افشاں اپنے ناظرین کی اس سے زیادہ اچھی خدمت کرنے کی کوشش کریگا۔ براہ نوازش ہمارے ناظرین توسیع اشاعت نور افشاں کے لئے کوشش کریں۔ آخر میں ہم اس بات کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اہل ہند کو اخبار بینی کا شوق نہایت کم ہے اور ہندوستان کے تمام اُردو اخبارات اس بات کے شاکی ہیں کہ ہندوستان کے لوگ اخبارات پر توجہ نہیں کرتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ ترقی تہذیب کی چال دھیمی ہے ہندوستان کے لوگوں کو واجب ہے کہ اہالیان اخبار کی جانکاہیوں اور کاوشوں پر نظر ڈالیں اور یاد رکھیں کہ ملکی ترقی کا انحصار بہت کچھ اخباروں کی قدردانی پر ہے۔

ہر کجا چشمۂ بود شیریں

مردم و مرغ و مور گرد آیند

لاکھوں لاکھ شکر خدائے رحیم الرحمان کا ہے کہ جس نے کل بنی آدم کے لئے یہہ وعدہ اپنی کلام فیض انتظام میں عطا کیا ہے کہ مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے ناظرین نور افشاں پر واضح ولائح ہو کہ جناب مولوی نواب سید محمد یوسف صاحب بہادر پلیڈر ساکن شہر کلکتہ محلہ تالتلہ بتاریخ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء کو محلہ خضر پور سنٹ بارنباس چرچ میں و جناب نواب سید محمود حسین خاں بہادر ولد جناب نواب سلطان نواز الملک بہادر رئیس حیدرآباد محلہ تازبن ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو بپٹسٹ چرچ محلہ شمالی شہر کلکتہ میں دین محمدی کو باطل جانکر اور محمدی عالموں کی اگر مگر کی پیچ سے نکلکر خدا اب و خدا ابن و خدا روح القدس کے نام مبارک سے بپتسمہ پاکر جماعت مسیحی میں شامل و داخل ہوئے ہیں و ہر دو صاحبان علم قران و حدیث میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ راقم بخدمت فیض درجت مسیحی بھائیوں و ناظرین نور افشاں کے ملتمس ہے کہ ان ہر دو صاحبان نو مریدونکے لئے دعائے خیر کریں تاکہ ان صاحبوں کو قوت ایمانیہ و روح القدس کا انعام مسیح خاتم النبیین ابن رب العالمین شفیع المذنبین سید المرسلین کی طرف سے عطا ہو۔ اور آخرکار آسمانی وراثت کو حاصل کریں لطفیل یسوع مسیح ابن وحید کے۔

راقم

جے۔ ایس۔ ولیمس

جھنگ بار

کام کا طریقہ

مشنری خدمت کے لئے خداوند یسوع مسیح نے جو طریقہ اختیار کیا وہ بے شک سب سے اچھا اور کامل تھا خداوند مسیح نے فرمایا کہ ہوا کے پرندوں کے لئے بسیرے ہیں پر ابن آدم کے پاس اتنی جگہہ نہیں کہ جہاں اپنا سر دھرے۔

اس طریقہ پر بار میں مشنری صاحب نے کام شروع کیا۔ کام کرنے کا یہہ طریقہ سب سے اچھا ہے۔ اگرچہ شروع میں اس طریقہ سے تکلیف ہوتی ہے پر جب کارندوں کی عادت ہو جاوے تو پھر مشکل نہیں رہتی۔

بار میں جو اس وقت کام کیا جاتا ہے اس کے طریقے یہہ ہیں۔

(۱) کارکنوں کا کوئی اپنا گھر یا مکان نہیں ہے جہاں کہ مستقل رہایش ہو۔ اس واسطے گھر جانے کا کوئی فکر نہیں۔ اور بے فکر ہو کے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔

(۲) اسباب کو لے جانے کے واسطے اونٹ ہیں۔ پر سفر کرنے کے واسطے پیدل چلتے ہیں۔ اس سے یہہ فایدہ ہے کہ ایک تو مشنری سوسایٹی کا خرچ بچتا ہے۔ دویم انسان کا جسم مضبوط ہوتا ہے۔ اور سویم جہاں کہیں اونٹ اور گھوڑے کا گذر مشکل ہے ہم خود آسانی سے جا سکتے ہیں۔

(۳) عموماً ہم انہیں گاؤں میں جاتے ہیں جہاں مسیحی ہیں۔ سبب یہہ ہے کہ ایسے گاؤں میں جانا ضروری ہے۔ اور اگر ہر ایک گاؤں میں ہم جاویں تو سال کے بعد اس گاؤں کی باری نہیں آ سکتی۔ اب جبکہ انہیں گاؤں کی طرف جاویں جہاں مسیحی ہیں تو تو بھی ۴ ماہ کے بعد اس گاؤں میں پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف جو گاؤں اس ہفتہ میں دیکھے گئے وہ چوتھے مہینے دیکھے گئے ہیں۔

(۴) ہمارا کام ہے مسیحیوں کی تلاش کرنا۔ ان کو ملنا اور ان کے ساتھ عبادت کرنا۔

(۵) غیر قوموں میں کتابیں تقسیم کرنا۔ خدا کا کلام سُنانا۔

(۷) ادویات تقسیم کرنا یہہ ایک کام ہی جو مناد وں کے واسطے نہایت ضروری ہی۔ اور لوگوں کیواسطے بھی از حد مفید ہی۔ اس طریقہ سے لوگ بہت ہی شکر گزار ہوتے ہیں۔ فایدہ اٹھاتے ہیں اور ہماری مدد بھی کرتے ہیں۔

ادویات جو غیر اقوام کو دی جاویں۔ ان سے ہم ایک پیسہ فی آدمی لے لیا کرتے ہیں۔ پر اگر کوئی غریب ہو تو اس سے کچھ نہیں لیا جاتا۔

مسیحیوں سے دوائی کی کوئی قیمت نہیں لی جاتی اور متلاشیوں کو بھی معاف رکھا گیا ہی۔

پہلے ہمکو رہنے کے لئے اچھے مکان نصیب نہیں ہوا کرتے تھے اور جب سے یہہ طریقہ تقسیم ادویات کا اختیار کیا ہی تب سے عموماً گاؤں کے نمبردار اپنے گھروں میں جگہہ دیتے ہیں۔ اور غیر قوم کے لوگ ہمیشہ سُننے کے واسطے موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جہاں سے میں یہہ چند سطور لکھ رہا ہوں وہ ہندوؤں کا گاؤں سنگھہ نمبردار کا گھر ہی۔ اور صبح جس وقت سے میں اٹھا ہوں کوئی دس پندرہ آدمی ہر وقت میرے پاس جمع رہتے ہیں۔

اس سے ہمیں یہہ سیکھنا چاہیے کہ مناد اپنے ساتھ اگر ادویات رکھیں تو نہ صرف لوگوں کو دنیاوی فائدہ پہنچا سکیں گے اور ان کو آرام کی جگہہ ملیگی بلکہ لوگوں کو خدا کے کلام کی خوشخبری اچھی طرح سے سُنا سکیں گے۔ اور لوگ بھی غور اور دل کی توجہہ سے ان کی سُنیں گے۔

عموماً ہم ہہ گاؤں روز پھرا کرتے ہیں۔

راقم

وارث الدین

موضع سرگی

کلمۃ الازلی

وہ جو ابتدا میں کلام تھا وہی ساتھ حق کے مدام تھا
تھا کلام ذاتِ خدا وہی جو وہ ابتدا میں کلام تھا
ہوئی سب کی اس سے نمود گی۔ ہی اسی کی سب یہہ شہود گی
نہیں اس سے پہلے ہوا کوئی۔ کسی شی کا کوئی نہ نام تھا
وہ جو زندگی تھی ازل میں جان تھا وہ نور زندگی انس و جاں
یہی زندگی تھی اسی میں جان وہی ابتدا میں کلام تھا
ہوا نور اسکا یہہ جلوہ گر یہہ ظہور اس کا ہی سر بسر
ذرا غور دل میں تو کر بشر وہی فیض اس کا یہہ عام تھا
وہ آوے نور جمال کب۔ آیا دیکھیں اس کا کمال کب
ہو ہویدا صبح جلال کب یہی سبکے دل میں مدام تھا
ہوا ظاہر اس کا کمال جب دیکھا سب نے نور جمال جب
کہا کُل نے ہی یہہ جلالِ رب یہی آنے والا کرام تھا

راقم

حکیم سید جلال الدین جلال

کثیر الازدواجی

اور

طلاق

اگر کوئی شخص اس امر کے درپے ہو کہ کثیر الازدواجی کی رسم دنیا میں کب سے شروع ہوئی اور کس شخص نے اس کو رواج دیا تو کلام مقدس میں ذیل کا مقام پڑھنے سے یہہ جواب ملیگا کہ "لمک نے اپنے لئے دو جوروواں کیں ایک کا نام عدہ اور دوسری کا نام ظلّہ" پیدایش ۴: ۱۹۔ بعد اس کے یہہ نفسانی قبیح رسم زمانہ بزمانہ اسی مزاج اور خاصیت کے لوگوں میں ترقی پاتی رہی یہاں تک کہ خدا کے مخصوص لوگوں میں بھی خمیر کی طرح سرایت کر گئی اور یہاں تک لوگ سخت ہو گئے کہ ایک زمانہ میں اس کی روک تھام کے واسطے خدا نے اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ کی معرفت عجیب حکمت سے کام لیا۔ جب تک کہ لوگ اس حد تک قدم رکھنے کو تیار ہو جائیں کہ سوائے اصلی سبب کے اور کسی طرح عورت و مرد میں طلاق کی نوبت نہ پہنچے۔ چنانچہ ہم انجیل شریف میں پڑھتے ہیں کہ فریسی اس کی آزمایش کے لئے (مسیح) اُس پاس آئے اور اس سے کہا کیا روا ہی کہ مرد ایک سبب سے اپنی جورو کو چھوڑ دیوے اس نے جواب میں ان سے کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ خالق نے شروع میں انہیں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنایا اور فرمایا کہ اس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وہ دونوں ایک تن ہونگے۔ اس لئے اب وہ دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں بس جسے خدا نے جوڑا اُسے انسان نہ توڑے۔ متی ۱۹: ۴-۶۔ یہہ جورو خصم کا اصلی ملاپ اور حقیقی قانون ہی جو خداوند یسوع مسیح نے ظاہر فرمایا وہ نہیں فرماتا کہ خدا نے کیا فرمایا بلکہ یہہ دکھاتا ہی کہ خدا نے کیا کیا اصلیت یہہ ہی جس میں نہ کسی بحث کو گنجایش ہی اور نہ کوئی تاویل کام دیتی ہی وہ دکھاتا ہی کہ ایک سے زیادہ جورو کرنے والے نہ صرف کسی شریعت ہی کے توڑنے والے ہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ قانون فطرت کے بھی گنہگار ہیں۔ یہہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں بارہا تجربہ کیا گیا اور دیکھا گیا کہ مرد خواہ مخواہ اپنے ماں باپ سے علیحدہ ہو کر اپنی جورو سے ملے رہتے ہیں۔ اب اگر شوہر اور جورو کا ایسا ہی ملاپ ہی تو کیا ہی تعجب اور حیرت کا مقام ہی کہ جس کے سبب سے

والدین سے معزز اور محترم اشخاص چھوٹ جائیں بعض نفس پرست آدمی کے چھوڑنے کو تیار ہیں چونکہ خداوند کا جواب لاجواب تھا پس وہ جواب تو نہیں دیتے مگر یہہ کہتے ہیں کہ پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا کہ طلاق نامہ اُسے دے کے اُسے چھوڑ دے۔ اُس نے اُن سے کہا موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تم کو اپنی جوروؤں کے چھوڑ دینے کی اجازت دی پر شروع سے ایسا نہ تھا متی ۱۹: ۷، ۸۔ ایسا حیلہ آج تک بھی لوگ کرتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر نے ہم کو ایسا کرنے کا حکم دیا چنانچہ ہمارے برادران محمدی یہی جواب پیش کرتے ہیں کہ قرآن میں چار تک جوروواں کرنے کا حکم ہے اور خود ہمارے آنحضرت کو اس سے بھی زیادہ جس کی تعداد بتانے میں آج تک علمائے اسلام سرگردان اور تین تیرہ ہو رہے ہیں۔ لیکن فریسیوں کے حیلہ کا جواب خداوند نے یوں عنایت کیا کہ موسیٰ نے حکم نہیں دیا بلکہ اجازت دی ہے اور وہ بھی تمہاری سخت دلی کے سبب سے پر شروع سے ایسا نہ تھا یعنے ایک سے زیادہ جوروؤں کا رواج درمیان سے ہوا ہے۔ خدا نے ان دونوں کو ایک ہی تن یعنے نر و مادہ پیدا کیا۔ اور موسیٰ کی اجازت سے کثیرالازواجی کی تائید نہیں بلکہ اس کی روک تھام مراد ہے کیونکہ طلاق نامہ لکھنے اور اس کے دینے میں ایسا موقع ہاتھ لگ جانا ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی جورو سے پھر بھی میل کرلے۔ اور یوں یہہ رسم بد اپنی حد سے متجاوز نہ ہو تا وقتیکہ وہ جو موسیٰ سے بڑھکر ہے اور جو اس اجازت طلاق کے اندرونی مطلب سے واقف ہے آگر اس طلاقنامہ کو چاک کر کے اصلی دستاویز شوہریت اور زوجیت کی اپنے حکم ناطق سے تصدیق کر کے خدا کے لوگوں کو اس شیطانی حرکت سے پاک و صاف کرے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوا زنا کے اور سبب سے چھوڑ دیوے اور دوسری سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی عورت کو بیاہے زنا کرتا ہے۔ متی ۱۹: ۹۔ صرف ایک ہی سبب ہے کہ جس کے سبب سے جورو اور خصم ایک دوسرے سے علیحدہ ہو سکتے ہیں خواہ مرد زانی ہو تو طلاق پڑتی ہے۔ خواہ عورت زانیہ ہو تو طلاق پڑتی ہے۔ یہہ نہیں ہو سکتا کہ عورت گھر میں پاکدامن بنی بیٹھی رہے اور میاں سترہ بندیاں چاہتے پھریں اور نکاح برقرار رہے۔ شادی کے رشتہ کا ایک سرا شوہر کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا بیوی کے۔ جو اُسے چھوڑتا ہے وہ اس رشتہ کو توڑتا ہے۔ اس سے بڑھکر اس معاملہ میں خدا اچھے اور بھی ہم کو سبق دیتا ہے۔ ہم کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس رشتہ کے اندر ایک اور باریک رشتہ ہے جو مسیحیت کی عینک لگائے بغیر نظر نہیں آتا کہ جس طرح شوہر اور جورو کا باہم تعلق ہے اُسی طرح خدا اور انسان کا تعلق ہے۔ چاہیے کہ ہم اس رشتہ کو کسی قسم کی بُت پرستی۔ قبر پرستی۔ پیغمبر پرستی۔ اور خود پرستی سے ناپاک نہ کریں ؎

راقــــــم

کیدار ناتھ

میلاد شریف

اے مسیحا خدائے یزدانی۔ میں ہوں کرتا تری ثناخوانی
ذات تیری ہے ذاتِ لم یزلی ہے۔ ہے تو ہی لایموت سبحانی ہے
شان تیری ہے شان اللہ کی۔ صفت تیری ہے صفتِ ربانی
کیا حقیقت کروں بیاں تیری۔ حق ہے تو اور کلام حقانی
نور تیرا ہے نورِ اللہ کا ؎۔ تجھ سے مٹتی جہاں کی ظلمانی
تو خدا میں ہے اور خدا تجھ میں۔ حق ہے تیرا نہیں کوئی ثانی
تو الٰہی صفات سے موصوف۔ تو سراپا مسیح ہے نورانی ؎
باعثِ کائنات بھی تو ہے۔ تیری دونوں جہاں میں سلطانی
سرور انبیا مسیح ہے تو۔ تیرے در کی کریں وہ دربانی
تیری الفت عجیب ہے مولا ہے۔ آیا صورت بناکے انسانی ہے
جنم مریم کے گھر میں آن لیا۔ سب ہیں کرتے تری مدح خوانی
شادمانی ہوئی ملایک میں۔ تک رہے ہیں شباں کنعانی
نسلِ آدم نہ کیوں بھلا ہو خوش۔ مغفرت کی ہوئی ہے ارزانی ہے
آسماں اور زمین شاداں ہیں۔ کپکپی میں ہے فوج شیطانی
تیرے قدموں میں آج آئے جو۔ تخت اس کو ملے سلیمانی
ایک دم میں گناہ ہوں اسکے دُور۔ مان لیوے جو تیری قربانی ہے
ایستادہ شدم بدرگاہت۔ دے مجھے اپنے در کی دربانی
میرا تو حال جانتا ہے سب۔ تجھ پہ ظاہر ہے راز پنہانی
جب یسوع ناصری ہیں تیرا ہوں۔ کیوں نہ کہلاؤں پھر میں نصرانی
تیری درگاہ میں دعا ہے یہہ۔ حل ہوں سب مشکلیں بآسانی
میری تبدیل زندگانی کر ہے۔ مجھ کو بالکل بنادے روحانی
دور کردے پلیدگی میری۔ اور سب خواہشات نفسانی
مجھکو کامل بنادے انساں تو۔ حرکتیں میری ہوں نہ حیوانی
مجھکو کہتے ہیں لوگ کافر ہے۔ تیری خاطر یہہ طعن بھی مانی
وہ بُرا جانیں میں بھلا مانوں۔ ہے یہی جی میں اپنے اٹھانی
کون معبودوں میں بھلا تجھسا۔ ابن مریم تو ہی ہے لاثانی ہے
کردے واعظ کو تو ہی مستغنی
تا کرے وہ تیری غزل خوانی

راقــــــم

واعظ

جرمن مشرقی افریقہ کی بابت جو تجویز جرمن فیڈرل کونسل میں پیش ہوئے ہیں انمیں اُن ہندوستانی کاشتکاروں کی امداد کے لئے کسیقدر رقم مارک کی منظوری چاہی گئی ہے۔ جو جرمن مشرقی افریقہ میں آکر آباد ہونا چاہیں ؎

بقیہ

آواگون

ج

ہندو آریوں میں تعلیم تناسخ کیوں ایجاد کیگئی تھی

از ترجمہ انگریزی دھرم شاستر منو۔ ڈاکٹر برنیل صاحب۔ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۸۴ء

دیکھو اس ویدانت نے تناسخ کا کچھ اور ہی سبب بتلایا ہی۔ یہہ اس ایک یا آپ کا کام ہی نہ آدمیونکی چال چلن کا نتیجہ ہی۔ اور یہہ بھی خیال رکھو کہ وہ ہندو آریہ کس طرح اپنے ایک خیال کو دوسرے خیال سے رد کرتے یا عبث ٹھہراتے ہیں۔ اور ویدانت کی رو سے تناسخ کوئی چیز نہ ٹھہرا۔ نہ وہ دکھ ہی اور نہ سزا یہ دکھ ہی بلکہ سب کچھ وہ برہما آپ ہی ہی۔

(۳) اس سے بھی قطع نظر کرکے بھگوت گیتا کے مصنف نے ایک اور ہی سبب تناسخ کا بیان کیا ہی۔ جس میں نہ آدمی کا قصور ہی نہ پرماتما کا ہی بلکہ تناسخ کا سبب ایک اور بلا بتلائی ہی یعنے مایا۔

مایا

بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۱۳ آیت ۲۰۔ "ہے ارجن مایا اور پُرش ان دونوں کو تو انادی جان"۔

بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۱۴ آیت ۵۔ "ست۔ رج۔ تم۔ یہہ تینوں گن مایا سے اُپجت ہوتے ہیں۔ ہے ارجن اس دیہہ میں جیو کو بھی بندھن کرتے ہیں"۔

بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۳ آیت ۵۔ "جو کوئی دیہہ دھاری ہی سو ایک چھنک بھی بِنہ کرم نہیں رہتا کیونکہ مایا کی رچی ہوئی جو دیہہ ہی سو اس کے بس نہیں یہہ مایا کے بس ہی۔ سدا کرتا رہتا ہی"۔

خیال رہے کہ یہہ مایا انادی ہوکر آتما کے لئے ایک لازمی وبال جان ہی۔ یہہ تینوں گن یعنے ستو۔ رجو۔ اور تمو) اور یہہ جسم مایا نے پیدا کر رکھے ہیں اور اس جیو کو جنموں میں قید رکھکر اس کو برہما سے جدا رکھتی ہی۔ اس حال میں آدمی کے کچھ اختیار نہیں ہی وہ انادی مایا کے بس میں بے بس ہی۔ جو بُرا بھلا انسان کرتا ہی وہ مایا ہی کرواتی ہی۔ یہہ اسی کے کرم ہیں۔ ہمارے اپنے بس کچھ نہیں۔ لہذا مکتی کی فکر کرنے کے لئے کوئی گنجایش نہیں ہی۔ پرماتما اور آتما اور مایا تینوں انادی ہیں۔ اور آواگون کی تعلیم کا ذکر تو ہندوؤں کی کتابوں میں ملا لیکن ایک بیان دوسرے کی تردید اور مخالفت میں ملا اور اس میں ایسی کوئی بات نہ ملی جو خوف کا باعث ہو۔ صرف قیاسی خیال ہیں۔

دوسرا حصہ

تعلیم تناسخ کی تفتیش

اوّل ہندوؤنکی مذکورہ پاک کتابوں کی رُو سے تفتیش

واضح ہو کہ پہلے حصہ میں حرف (ج) کے تحت میں اُپنی شدوں اور دھرم شاستر منو کے مقامات منقولہ سے معلوم ہوا کہ سب کچھ برہما ہی۔ آپ بایں ہی۔ اب آواگون کی بحث میں یہہ معلوم کرنا ضروری ہی کہ یہہ میں یا آپ کون ہی اور کیا ہی؟ اور لفظوں میں یوں کہیں کہ روح کیا ہی جو اس کو بار بار جنم لینے کی حاجت ہوتی ہی؟

(۱) روح کیا ہی؟

دیکھو چھندوگیا اُپنی شد۔ پرپاٹھکا ۸۔ کھانڈ اوّل۔

"برہما کا یہہ شہر (جسم) ہی اور اس میں وہ محل وہ چھوٹا کنول (دل) ہی۔ اور اس میں وہ چھوٹی خالص ہوا ہی اور جو کچھ اس چھوٹی خالص ہوا میں ہی اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ اس کو جاننا چاہئے"۔

(۲) "اور اگر وہ اس کو کہیں۔ برہما کے اس شہر اور محل کی بابت جو اس میں ہی یعنے دل کے اس چھوٹے کنول اور دل کے اندر اس چھوٹی سی خالص ہوا کی بابت کہ اس کے اندر کیا ہی جو تلاش کرنے کے لائق ہی اور یا جاننے کے لائق ہی"؟

(۳) تب وہ کہے جس قدر یہہ خالص ہوا کل وسیع بڑی ہی۔ اتنی ہی دل کے اندر وہ خالص ہوا ہی۔ آسمان اور زمین اسی میں ہیں۔ آگ اور ہوا۔ سورج اور چاند۔ بجلی اور ستارے۔ اور جو کچھ اس کا (اس آپ کا) یہاں اس دنیا میں ہی اور جو کچھ نہیں ہی (یعنے جو کچھ گذر گیا ہی یا ہنوز واقع ہونے والا ہی) وہ سب اس میں شامل ہی"۔

(۴) "اور اگر وہ اس کو کہیں کہ اگر ہر ایک چیز جو ہست ہی برہما کے اس شہر میں شامل ہی۔ کل جیو اور کل خواہشیں۔ پس جب اس کو بڑھاپا آجاتا ہی اور اسے تتر بتر کر دیتا ہی۔ یا جب وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی تو اس کا کیا باقی رہ جاتا ہی"؟

باقی
آیندہ

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

نواں باب

چندر لیلا کا اپنے بھائی کو بپتسمہ دینا اور نجات دہندہ کی بشارت دینا

مجھے یقین ہے کہ میرا رحیم باپ مجھ سے ناخوش نہوگا کیونکہ جس حالت میں کہ میں نے جھوٹے بتوں کے آگے ہر طرح کی منتیں مانیں اور چڑھاوے چڑھائے۔ اس حالت میں مَیں اپنے مسیح خداوند کے واسطے اپنے بھائی کو بپتسمہ دے سکتی ہوں جبکہ یہاں کوئی اور بپتسمہ دینے والا حاضر نہیں ہے۔ اور ضرورت آپڑی ہے یہہ کہہ کے باہر گئی اور ایک پیالے میں پانی لیکر بھائی کے پاس واپس آئی اور پیالے کو نیچے رکھ کے بڑے ادب سے بیمار بھائی کی چارپائی کے پاس واپس گئی۔ گھٹنے ٹیکے اور دلی آرزو سے اپنے خداوند کے سامنے شکریہ ادا کیا کہ جس نے اس پاک رسم کے ادا کرنے میں اس کی رہنمائی کی اور اب اس کی دعاؤں کے جواب میں اس کے بھائی کو بھی نجات بخشی۔ اب اس نے اس طرح دعا مانگی کہ اے خداوند تو جو دعاؤں کا سُننے والا ہے اس پانی کو جو اس پاک رسم میں استعمال کیا جاتا ہے پاک کر اور میرے پیارے بھائی کے دل کو اپنی پاک روح سے مالامال کردے۔ پھر اسی طرح گھٹنے ٹیکے ہوے پانی کا پیالہ ہاتھ میں لیکر اپنے ایک ہاتھ سے پانی بھائی کے سر پر یہہ کہہ کے ڈالا کہ اے میرے بھائی میں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے تجھے بپتسمہ دیتی ہوں۔ آمین۔ اس رسم کے ادا کرنے کے بعد چندر لیلا اور تھوڑی دیر اُس کا دل خداوند کے آگے انڈیلتی رہی۔ بعد اس کے اپنے بھائی کی چارپائی کے پاس کھڑی اس کے منہہ کی طرف دیکھتی تھی اور اس کو معلوم ہوتا تھا کہ کیسی تسلی اور آرام اس بیمار کے چہرے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ بیمار بھی چندر لیلا کی طرف دیکھ کے بڑے بشاش چہرے سے مُسکرایا کیونکہ وہ اب بت پرست نہ تھا۔ بلکہ خداوند مسیح کا شاگرد ہوکر مسیحی ہو گیا تھا۔ خداوند مسیح کا یہہ حکم ہے کہ میرے پاس آؤ تو تم اپنے جیون میں آرام پاؤ گے۔ اب اس نے اسی طرح سے اس بیمار آدمی کے لئے اپنے وعدے کو پورا کیا جو کہ اس کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند نے جو سچا حکیم ہے اس کی ساری دل کی بے چینی ایک دم سے دور کرکے تسلی اور آرام اس کو بخشا۔ اس کے چند عرصے بعد آسمانی فرشتے اس چھوٹی کوٹھری میں داخل ہوئے۔ اور اس بیمار کی روح کو اس کے مالک خداوند کے پاس پہنچادیا۔ جہاں آسمانی باپ ہر ایک آنکھ سے آنسو پونچھیگا اور وہاں موت اور غم کبھی نہیں ہوگا۔

جو اس بیمار کے اور ہندو اقارب اور دوست تھے انہوں نے اس کی لاش اپنے دستور کے موافق جلانیکا بندوبست کیا۔ پر چندر لیلا اپنے دل میں خداوند سے دعا کرتی تھی۔ کہ میرے بھائی کی لاش مسیحیوں کی طرح دفنائی جاوے نہ کہ بت پرستوں کی طرح۔ اور چندر لیلا نے ان لوگوں کے آگے بہت منتیں کیں اور اپنے بھائی کی لاش مانگی۔ پر وہ اس کو لاش کے قریب بھی آنے نہ دیتے تھے۔ وہ لوگ اس کارروائی سے جو چندر لیلا اور اس کے بھائی نے خداوند کے سامنے کی تھی ناواقف ہو کے جواب دیتے تھے "کہ تو یہہ نہ سمجھو کہ تو عیسائی ہے۔ اور ہم بھی عیسائیوں کی رسم کے موافق اپنے مُردے سے سلوک کریں گے۔ چندر لیلا نے بڑی منت سے اُن کو سمجھایا کہ عزیزو میرا پیارا بھائی تو عیسائی تھا اور عیسائی ہو کے اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ پھر اس نے وہ پوشیدہ راز ان کو کہہ سُنایا کہ اس نے کس طرح پاک رسم کو ادا کیا۔ اور خداوند کے گلے میں اپنے بھائی کو شامل کیا اور اس بیمار بھائی نے بھی کیسی خوشی اور شوق ظاہر کیا اور خداوند کی جماعت میں شامل ہونے کا اقرار کیا تو بھی وہ لوگ چندر لیلا کا اعتبار نہیں کرتے تھے اور نہ اپنی تعصبانہ ضد سے باز آتے تھے۔

چندر لیلا برابر خداوند سے دعا کرتی گئی کہ یہہ ایک اور عرض کو قبول کرے کہ اس کے بھائی کی لاش جلنے سے بچ جاوے۔

یہہ برسات کا موسم تھا اور اس موقعہ کے ہونے سے پہلے قدرے بارش ہوتی تھی پر اب موسلادھار شروع ہوا۔ اس مُردے کے ہندو رفیقوں نے اس کی لاش کو اپنے دستور کے موافق تیار کرکے جلانے کے واسطے مرگھٹ پرے جانے کو تیار ہوئے اور چندر لیلا بھی اپنے خداوند سے دعا مانگتی ہوئی ان کے پیچھے پیچھے ہوئی۔ اور مقدور بھر یہی کوشش کرتی تھی کہ لاش جلائی نہ جاوے۔ مرگھٹ پر جاکر ہندوؤں نے لاش کو نیچے دھر دیا اور اپنے دستور کے موافق مُردہ جلانے کے لئے لکڑیاں ترتیب وار چنیں۔ پانی جو برستا تھا لکڑیوں کو بھگاتا تھا۔ اور لکڑیوں کے چاروں طرف بہتا پھرتا تھا۔ اور پھر بھی بارش بڑے زور شور سے ہو رہی تھی۔

آخر کو ہندوؤں نے لاش لکڑیوں کے ڈھیر پر رکھی اور لکڑیوں کو آگ لگانے کے لئے بڑی کوشش کرتے رہے۔ بار بار انہوں نے آگ جلائی۔ پر پانی کے زور سے وہ بجھ جاتی رہی پانی نیچے سے بھی لکڑیوں تک پہنچ گیا اور اُوپر سے بھی بارش نے زور کیا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ اور اندھیرا ہونے لگا۔

واقعات اور رائے

انسان میں سب سے زیادہ طاقت کا زمانہ

ظاہر ہے کہ انسان کا جسم ایک خاص حد تک نشو و نما پاکر قوت زایل ہونے لگتی ہے۔ یہہ اصول تمام اعضا۔ پٹھوں اور جسم کے ہر ایک حصہ پر عاید ہوتا ہے جسمانی طاقت ایک خاص مرحلے تک بڑھکر گھٹنے لگتی ہے کہ آلہ مقیاس القوت سے کسی ایک ہزار آدمیوں کی قوت کا اندازہ کرکے دنیا کی کورسی آبادی سے ذیل کے نتایج اخذ کئے گئے ہیں

سترہ سال کے نوجوان کی بوجھ اُٹھانے کی طاقت ۲۸۰ پونڈ ہے۔ اکیس برس کی عمر میں ۳۲۰ پونڈ تیسویں۔ اور اکتیسویں سال میں سب سے زیادہ قوت یعنے ۳۵۰ پونڈ کے قریب ہوتی ہے۔ اکتیسویں سال کے اختتام پر پہلے پہل نہایت آہستہ آہستہ قوت گھٹنے لگتی ہے۔ چالیس سال تک بوجھ اُٹھانے کی طاقت ۱۰ پونڈ کم ہوجاتی ہے۔ اور اس کے بعد کسی قدر تیز رفتار سے طاقت زایل ہونے لگتی ہے۔ پچاس سال کی عمر میں ۳۳۰ پونڈ بوجھ اُٹھانے کی قوت رہ جاتی ہے (پونڈ یعنے رطل نصف سیر کے برابر سمجھو) اس زمانہ کے بعد اس سے بھی زیادہ تیز رفتار سے قوت زایل ہوتی ہے حتیٰ کہ ضعف پیری لاحق ہوجاتا ہے۔ پچاس سال کے بعد کی قوت زایل ہونے کے شمار و اعداد نہیں دئے جا سکتے۔ کیونکہ اس زمانہ میں مختلف افراد میں قوت مختلف مقدار سے کم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے لوگ چونکہ اس سے پہلے بوڑھے ہوجاتے ہیں۔ ان میں قوت بھی پہلے ہی کم ہونے لگتی ہے۔

پرند کس وقت سوتے ہیں

بعض پرندے سورج غروب ہوتے ہی نیند کے مزے لینے شروع کردیتے ہیں۔ مگر بعض مثلاً بلبل وغیرہ اپنی خوش الحان راگنیوں سے باغوں میں بہار کا سماں یاد دلاتی ہیں۔ ایسے پرندے بہت رات گئے تک بیدار رہتے ہیں۔ اور ادھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں۔ بعض انگریزی نسل کے پرند جون کے مہینے میں بھی دس بجے تک جاگتے رہتے ہیں۔ انگلستان کا ایک پرندہ رائن گرما میں نصف شب تک بیدار رہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ کوئی پرندہ شب بیدار نہیں۔ اسی طرح بعض پرندے صبح خیزی میں مشہور ہیں۔ بعض ایک بجے کے بعد اور بعض تین چار بجے صبح سے بیدار ہوتے ہیں۔

نو ایجاد روشنی

برٹش ایسوسی ایشن کے روبرو ایک نہایت دلچسپ علمی تجربہ کیا گیا ہے۔ مصری کی قرصیں ایک موچنے پر رکھی گئیں۔ اور اس کو زور سے حرکت دی گئی۔ ایک ہتھوڑا نہایت آہستہ آہستہ اس سے مس کرتا تھا۔ اس طرح مصری سے لگاتار روشنی پیدا ہوتی تھی۔ یہہ ثابت کیا گیا تھا کہ یہہ روشنی حرارت سے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ یہہ خیال کیا گیا ہے کہ یہہ مصری کی ترکیب میں کوئی تغیر واقع ہونے سے پیدا ہوئی تھی۔ علم طبعیات میں یہہ ایک علم مسئلہ ہے کہ کرسٹل (قلمیں) بننے کے وقت لمعات نور پیدا ہوتے ہیں۔ شاید تجربہ کرتے کرتے روشنی پیدا کرنے کا کوئی اور طریقہ دریافت ہوجائے۔ مگر اب تک اس ظہور نادر کی کوئی وجہہ بیان نہیں کی گئی۔

دریائے نیاگارا کی عمر

طبقات الارض کا ایک مشہور عالم دریائے نیاگارا کی کیفیتوں کا مطالعہ کرتا رہا ہے۔ اس نے اپنے مشاہدات سے مشہور آبشاروں کی عمر کے متعلق اندازہ لگایا ہے اس نے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اب اس دریا کے آبشاروں کی دس ہزار سال کی سالگرہ پوری ہوئی ہے۔ حالانکہ اُن کا زور پہلے کی طرح اب بھی ہے۔

میلاد شریف

سرور انبیا کی آمد ہے۔ افسر اولیا کی آمد ہے
ہاں شہ اصفیا کی آمد ہے۔ آج تو خود خدا کی آمد ہے
شاہ کون مکاں کی آمد ہے
موسم گلستاں کی آمد ہے
اختر و مہر نور افشاں ہیں۔ شمس و ماہ و فلک ثنا خواں ہیں
بلبلیں باغ میں غزلخواں ہیں۔ ساکنان جہان شاداں ہیں
سرور دو جہاں کی آمد ہے
نو گل بوستاں کی آمد ہے
آج نکھرے ہیں ہوش ان چمن۔ باغ پر آج ہے عجب جوبن
آج ارض و سما ہوئے روشن۔ نقد مقصد سے بھر گیا دامن
آج ہے آمد خدائے زمن
راستی کی چمک رہی ہے کرن
آج انور ملی بڑی برکت۔ حد سے افزوں خدا کی ہے رحمت
ساری خلقت کو آج ہے راحت۔ خلق خالق کی کرتی ہے مدحت
دے رہے ہیں فرشتے یہہ شہرت
مفت ہی لو نجات کی نعمت

راقم

راما نند انور

مژدہ

نور افشاں کا ہر ایک خریدار جو سنہ ۱۹۰۱ء کیلیے پیشگی قیمت دیوے اور اُسکے ساتھ ایک نئے خریدار کا نام معہ قیمت پیشگی برائے سنہ ۱۹۰۱ء ارسال فرماوے تو اسکا حق ہے کہ بطور انعام ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب چن لے منیجر نور افشاں بلا محصول ڈاک اسکی خدمت میں مفت روانہ کرینگے۔

فہرست کتب

(۱) اُردو سیرت المسیح (۲) لودیاس تاگاشی (ایک قدیم مسیحی تواریخی فسانہ) (۳) ابن حور (خداوند کے زمانہ کا فسانہ) (۴) اثمار شیریں (۵) شہیدان کارتھیج (۶) کلیسیا کی تواریخ مصنفہ پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی (رومن اُردو میں) (۷) رومن اُردو بائبل۔ اگر دو یا زیادہ نئے خریداروں کے نام ارسال کریں تو ہر ایک نام کیلیے مذکورہ بالا کتابوں میں سے ایک جلد ارسال خدمت کیجاویگی۔ مگر یہ بڑی ضروری شرط ہے کہ نام کے ساتھ پیشگی قیمت بھی ارسال کریں۔ المشتہر۔ اڈیٹر نور افشاں لودیانہ

شعر و سخن

بڑا دن مبارک ہو

تانیں اُڑا رہی ہو سُروں میں ہزار آج
برسا رہا ہو ابر بھی عطر بہار آج
بالکل نہیں ہو باغ میں گرد و غبار آج
کس ذات پاک کا ہو یہاں انتظار آج
کچھ اور ہی طرح کے ہیں لیل و نہار آج
رنگ شفق ہو اور طرح آشکار آج
طرف چمن کا اور ہی کچھ ہو سنگار آج
باد صبا ہو نافہ مشک تتار آج
چھائی ہوئی ہو رحمت پروردگار آج
اُڑتے ہیں کیسے آتش گل سے شرار آج
ارض و سما کے اور ہیں نقش و نگار آج
پھولی پھلی ہوئی ہو ہر اک شاخسار آج
صحرا و کوہ و دشت بنے لالہ زار آج
باغ جہاں میں اور ہی آئی بہار آج
چاروں طرف خوشی کی ہوئی ہو پکار آج
سرچشمہ سرور ہے شہر و دیار آج
انجیل کا ہو سب کے لئے اشتہار آج
اس زور شور کا ہو چمن کا نکھار آج
ہو آنے والا جیسے کوئی شہریار آج
مرغ چمن ہو چہچہہ زن بار بار آج

ابر سیاہ ہو چار طرف مشک بار آج
ہو دست ناز گلبک سر کوہسار آج
لہرا رہا ہو سبزہ تہ آبشار آج
آیا ہو بزم رزم میں وہ شہسوار آج
شیطاں کے جگر کو کباب ہو نگار آج
ہر تحمل پر ہو ہم کو گمان چنار آج
بُستاں میں یاسمن بھی ہو کیل عذار آج
نظارہ ہو عجیب لب جوئبار آج
شمعون محو عشق ہو پروانہ وار آج
ہیکل میں کر رہا ہو وہ گوہر نثار آج
توبہ کرو گناہوں سے ہو شرمسار آج
تیار ہو نجات کے پھولوں کا ہار آج
عہد جدید ہم سے ہوا استوار آج
دیوار و در سے بھی خوشی آشکار آج
ظاہر ہوئی ہو قدرت پروردگار آج
انور ہوا ہو جان سے خدمتگزار آج
معلوم ہو گیا ہو مسیحا کا پیار آج
حمد و ثنا کے کترے ہیں گل بیشمار آج
قربان بہت کئے ہیں دُرِ شاہوار آج
مقبول کیجیے گا شہ تاجدار آج

راقم

رامانند انور

لودیانہ

۔۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا۔